www.ilmkidunya.com

زہرا نگاہ

(پیدائش: ۱۹۳۶ء)

زہرا نگاہ، اُردو ادب کی ایک ممتاز شاعرہ اور ادیبہ ہیں۔ ان کی شاعری میں ان کی انفرادیت، نسوانی لب ولہجہ اور زبان و بیاں کی لطافت کی گہری چھاپ موجود ہے۔ وہ ۱۹۳۶ء کو حیدر آباد دکن (انڈیا) میں پیدا ہوئیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد اپنے خاندان کے ساتھ کراچی منتقل ہو گئیں۔

زہرا نگاہ کا تعلق ایک علمی اور ادبی خانوادے سے ہے۔ ان کے والدِ محترم قمر مقصود ایک بلند پایہ عالم اور فارسی کے استاد تھے۔ ان کے بھائی انور مقصود اور بہن فاطمہ ثریا بجیا بھی معروف دانش ور اور ادیب ہیں۔

زہرا نگاہ نے کم عمری ہی میں شاعری کا آغاز کیا اور جلد ہی اپنے الگ اُسلوب کی وجہ سے اردو ادب کی دنیا میں اپنی پہچان بنالی۔ اُنھوں نے جگر مراد آبادی کو اصلاح کی غرض سے اپنا ابتدائی کلام دکھایا مگر انھوں نے کہا کہ تمھیں اصلاح کی ضرورت نہیں اور تمھارے کلام میں فطری طور پر پختگی موجود ہے۔

وہ بنیادی طور پر نظم، غزل کی شاعرہ ہیں مگر ان کی نثر بھی گہرے فکری مواد کی حامل ہے۔ ان کی شاعری میں نسوانی جذبات، مشرقی روایات، فلسفہ اور معاشرتی ناہمواریوں کا گہرا شعور ملتا ہے۔ ان کی شاعری کی سب سے بڑی خوبی ان کا سادہ مگر دل نشیں اُسلوب ہے۔

ان کے اہم شعری مجموعوں میں "شام کا پہلا تارا"، "ورق" اور "فراق" شامل ہیں۔ ان کی شاعری کا کلیات بھی شایع ہو چکا ہے۔ زہرا نگاہ نے مختلف ادبی اور ثقافتی اداروں کے ساتھ وابستگی اختیار کی، جن میں پاکستان نیشنل کونسل آف دی آرٹس (PNCA) بھی شامل ہے۔

زہرا نگاہ نہ صرف ایک شاعرہ ہیں بلکہ ایک دانش ور بھی ہیں۔ ان کی گفتگو، تحریر اور عوامی خطابات میں علم، تہذیب اور بصیرت کی جھلک ملتی ہے۔ ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان نے انھیں تمغا برائے حسنِ کارکردگی سے نوازا۔

NOT FOR SALE-PESRP

20

غزل

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو جدید اردو غزل سے روشناس کرانا
- زہرا نگاہ کی شاعری کی مدد سے طلبہ کو جدید غزل کے رجحانات، موضوعات اور اسالیب سے متعارف کرانا
- زہرا نگاہ کی شاعری میں خواتین کے جذبات، مسائل اور معاشرتی تناظرات کو سمجھنا
- طلبہ کو زہرا نگاہ کی غزل کے حوالے سے خواتین کی خود مختاری، سماجی ناانصافی اور نفسیاتی کشمکش جیسے موضوعات پر تبادلۂ خیال کرنا

یوں کہنے کو پیرایۂ اظہار بہت ہے
یہ دل ، دلِ ناداں سہی خوددار بہت ہے

دیوانوں کو اب وُسعتِ صحرا نہیں درکار
وحشت کے لیے سایۂ دیوار بہت ہے

بجتا ہے گلی کُوچوں میں نقّارۂ اِلزام
ملزم کہ خموشی کا وفادار بہت ہے

جب حُسنِ تکلّم پہ کڑا وقت پڑے تو
اور کچھ بھی نہ باقی ہو تو تکرار بہت ہے

خود آئینہ گر، آئینہ چھوڑے تو نظر آئے
دہکا ہوا ہر شعلۂ رُخسار بہت ہے

مُنصف کے لیے اِذنِ سماعت پہ ہیں پہرے
اور عدل کی زنجیر میں جھنکار بہت ہے

فراق

www.ilmkidunya.com

مشق

www.ilmkidunya.com

1 زہرا نگاہ کی شاملِ کتاب غزل کو مدِّنظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

(i) دل کی خُوبی اور خامی کے بارے میں شاعرہ نے کیا کہا ہے؟

(ii) دیوانگی اور وحشت کے لیے کیا درکار ہے؟

(iii) اِلزامات کے جواب میں مُلزم نے کیا حکمتِ عملی اختیار کی ہوئی ہے؟

(iv) کس چیز پہ کڑا وقت پڑا ہے؟

(v) ''زنجیرِ عدل''، تلمیح کی وضاحت کریں۔

2 درست جوابات کی نشان دہی کریں:

(i) زہرا نگاہ کی یہ غزل ان کے شعری مجموعے سے لی گئی ہے:

(الف) ''شام کا پہلا تارا'' سے (ب) ''فراق'' سے (ج) ''گلِ چاندنی'' سے (د) ''ورق'' سے

(ii) نقارۂ الزام بجتا ہے:

(الف) میدانوں میں (ب) پہاڑوں میں (ج) شہروں میں (د) گلی کوچوں میں

(iii) ہر شعلۂ رخسار ہے:

(الف) بُجھا ہوا (ب) کِھلا ہوا (ج) جلا ہوا (د) دہکا ہوا

(iv) ملزم وفادار ہے:

(الف) ملک کا (ب) عدالت کا (ج) دوست کا (د) خموشی کا

(v) مُنصف کے لیے پہرے ہیں:

(الف) عدالت پہ (ب) اِذنِ تکلّم پہ (ج) اِذنِ سماعت پہ (د) بولنے پہ

3 اشعار مکمل کریں:

(i) یوں کہنے کو پیرایۂ اظہار بہت ہے

----

www.ilmkidunya.com

ii بجتا ہے گلی کوچوں میں نقارۂ الزام

----

iii خود آئینہ گر آئینہ چھوڑے تو نظر آئے

----

4 درج ذیل تراکیب کی وضاحت کریں:

پیرایۂ اظہار ۔ وُسعتِ صحرا ۔ حُسنِ تکلّم ۔ آئینہ گر ۔ شُعلۂ رُخسار

5 عبدالحمید عدم نے عدالتی نظام کی کمزوریوں پہ یہ زبان زدِ خاص و عام شعر کہا تھا:

ہم کو شاہوں کی عدالت سے توقع تو نہیں
آپ کہتے ہیں تو زنجیر ہلا دیتے ہیں

اسی شعر سے موازنہ کرتے ہوئے زہرا نگاہ کے درج ذیل شعر کی تشریح کریں:

منصف کے لیے اِذنِ سماعت پہ ہیں پہرے
اور عدل کی زنجیر میں جھنکار بہت ہے

6 زہرا نگاہ کی زیرِ مطالعہ غزل کے قوافی اور ردیف کی نشان دہی کریں۔

7 زہرا نگاہ کی اس غزل میں کون سا شعر بیت الغزل ہے؟ وجہ بھی بتائیں۔

8 زہرا نگاہ کی درج ذیل غزل کو صحتِ تلفّظ، لَے اور آہنگ سے ادا کریں اور نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات بھی تحریر کریں:

ایک تیرا غم جس کو راہ معتبر جانیں
اس سفر میں ہم کس کو اپنا ہم سفر جانیں

جس سے کچھ نہ کہہ پائیں جانِ گفت گو ٹھہرے
جس سے کم ملیں اس کو سب سے بیش تر جانیں

اپنا عکس بھی اکثر ساتھ چھوڑ جاتا ہے
یہ مآلِ خود بینی کاش! شیشہ گر جانیں

NOT FOR SALE-PESRP

تار تار کر ڈالیں، صبر و ضبط کا دامن
زخم زخم دکھلا دیں، ظرفِ چارہ گر جانیں

سوالات

i. زہرا نگاہ کس کو اپنا ہم سفر کہہ رہی ہیں؟

ii. ''جس سے کم ملیں اس کو سب سے بیش تر جانیں'' کی وضاحت کریں۔

iii. ''مآلِ خود بینی'' کا مفہوم بیان کریں۔

iv. چارہ گر کا ظرف آزمانے کے لیے شاعرہ کیا کرنا چاہ رہی ہیں؟

تلمیح

تلمیح کا تعلق علم بدیع سے ہے۔ تلمیح سے مراد کلام میں کسی مشہور سیاسی، سماجی، مذہبی یا تاریخی واقعے، کسی آیتِ قرآنی، حدیثِ مبارکہ وغیرہ کی طرف اشارہ کرنا ہے۔ تلمیح کی مثالوں میں آتشِ نمرود، چاہِ یوسفؑ، سحرِ سامری، یدِ بیضا، صبحِ ازل، عہدِ الست، حُسنِ یوسفؑ، شق القمر، چاہِ بابل، جُوئے شیر وغیرہ زیادہ معروف ہیں۔

آ رہی ہے چاہِ یوسفؑ سے صدا
دوست یاں تھوڑے ہیں اور بھائی بہت
(اقبال)

کشتیِ مسکین و جانِ پاک و دیوارِ یتیم
علمِ موسیٰؑ بھی ہے تیرے سامنے حیرت فروش
(اقبال)

سرگرمیاں برائے طلبہ

- زہرا نگاہ کی غزل کا تقابل جدید شاعرات (مثلاً پروین شاکر، فہمیدہ ریاض) کے ساتھ کریں۔ اساتذہ کرام مدد کریں۔
- زہرا نگاہ کی غزل میں سے کوئی شعر منتخب کریں اور اس کے خیال پر کوئی مختصر کہانی تحریر کریں۔
- زہرا نگاہ کی غزل کے پسندیدہ اشعار کو پوسٹر، ڈیجیٹل آرٹ یا کیلی گرافی کی شکل میں پیش کریں۔

اشاراتِ تدریس

- زہرا نگاہ کے عہد، ان کے شعری اُسلوب اور معاصر ادب میں ان کے ادبی مقام و مرتبے کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کریں۔
- غزل ''یوں کہنے کو پیرایۂ اظہار بہت ہے'' میں شامل مشکل الفاظ و تراکیب کی وضاحت کریں نیز فارسی، عربی زبان کے اثرات پر بھی روشنی ڈالیں۔
- زہرا نگاہ کی شاعری کو عورت کی آواز کے طور پر مطالعہ کرنے کی تاکید کریں۔

www.ilmkidunya.com

NOT FOR SALE-PESRP